سوال

(165)جس جگہ پر تقریباً بیس سال مسجد بنا کر نماز باجماعت پڑھی گئی ہو..الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جس جگہ پر تقریباً بیس سال مسجد بنا کر نماز باجماعت پڑھی گئی ہو اس جگہ کو فروکت کیا جاسکتا ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس جگہ کو مسجد بنایا گیا ہے ۔ اس کو کسی وقت بھی فروخت نہیں کیا جاسکتا گو وہاں مسجد کا نام و نشاں مٹ چکا ہو کیونکہ مسجد اللہ کا گھر اور اللہ کی ملکیت ہے کوئی شخص جب کسی دوسرے کی ملیکت کو فروخت نہیں کرسکتا ہے تو اللہ کے گھر کو کیسے فروخت کرسکتا ہے ۔ قرآن پاک میں ہے ۔ وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ

ترجمہ ۔ مسجدیں اللہ کی ملکیت ہیں ۔

نیز مسجد وقف جگہ ہے ۔ (الوقف لا یملک) وقف جگہ کسی شخص کی ملیکت نہیں ہوتی بلکہ اللہ کی ملکیت ہوتی ہے ۔) لہذا اس کو فروخت کرنا درست نہیں ۔ آئمہ فقہاء کا مسلک یہی ہے جس کی تفصیل کتب فقہ میں ہے چنانچہ فتاوی الحامدیۃ از ابن عابدین میں ہے ۔ وقف شدہ جگہ کو بیچنا منع ہے ۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب (ابو زوق قدرت اللہ فوق مدرس جامعہ سلفیہ) (اہل حدیث لاہور جلد 7 شمارہ 2)

توضیح المرام۔

مفتی صاحب کے اس فتوی میں نظر ہے کیونکہ بیع الوقف لا یصح فتاویٰ حمادیہ وغیرہ عبارت قابل تفصیل ہے وقف چیز کو فروخت کرنے ج ممانعت سے وہ صورت مراد ہے جو اپنی غرض کیلئے فروکٹ کی جائے ورنہ کوئی ممانعت کی دلیل نہیں ہے دیکھیے قربانی کی کھالج غرباء اور مساکین کا حق ہے اور ان کے لئے وقف ہے غرباء اور مساکین کو کھال دے دی جائے تو وہ اپنی نا تجربہ کاری کی وجہ سے ارزاں قیمت پر فروخت کردیں گے ۔ بعض دفعہ نصف قیمت کا فرق ہوتا ہے اس طرح یتیم اور کم عقل بچوں کا حال ہے ۔ قرآن مجید میں ہے ۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝ وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا ۚ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ

دیکھئے ان آیات میں سفہاء اوریتمی کے مال میں متولی کو تمام قسم کے تصرفات کا حق حاصل ہے۔ اگر اس میں مال کریدو روخت نہ کی اور ان کے مال میں ایسا تصرف نہ کیا جائے جسمیں مال بڑھتا ہے۔ توچند یوم میں برباد ہوجائے گا۔ بوڑھا ہو کر ضائع ہوجائے گا کسی کو دیمک کھا جائیگی توان کا مال چند سالوں میں ختم ہوجائےگا یہ ہی حال وقف مال کا ہے۔ اگر وقف مال میں خرید وفروخت نہ کی جائے توچند سالوں میں موقوف مال بھی ختم ہوجائے گا۔ مثلاً کسی نے مدرسہ مسجد یا رفاہ عامہ کیلئے کوئی کارخانہ یا بس وقف کی اور وہ بوسیدہ ہوکر بے کار ہوجایئں۔ اگر اس سامان کو فروخت کرکے اور مال مال خرید کر موقوف کے کھاتہ میں جمع کیا جائے تو اس میں کیا قباحت ہے مسجد کا تیل بالا شہتیر وغیرہ بوسیدہ اور لاضرورت کو فروخت کرکے اسی مسجد یا مسجد کے متولیوں کی اجازت سے کسی دوسری مسجد میں تصرف کیا جائے۔ تو اس میں کیا ممانعت ہے۔

یہی حال مسجد کی زمین کا ہے حدیث آیا ہے۔ جعلت لی الارض مسجد وطہورا ادائیگی نماز کے لحاظ سے تمام زمین مسجد ہے اور اسکا مالک بھی اللہ کا ہے جس میں خرید وفروخت ہو رہی ہے۔ اور ایک مسجد عرف کے لحاظ سے جو مسلمانوں کی اصطلاح میں مسجد کہلاتی ہے۔ ایسی مسجد اس وقت تک مسجد ہے۔ جب تک اس کی ضرورت ہے۔ یا اس کے نشان باقی ہیں۔ اگر اس کے گرد سے آبادی ختم ہوچکی ہے یا وہ مسجد تنگ ہے فراخی کا کوئی امجان نہیں تو اس ک ی زمین اور سامان کو فروخت کرکے کسی مناسب اور وسیع جگہ میں مسجد تیار کی جائے جہاں ضرورت ہو تو اس میں کیا قباحت 1 ہے۔

1۔ ہاں اگر کسی نص تصریح سے ثابت ہوجائے کہ مسجد کا سامان وغیرہ فروخت کرنا منع ہے تو پھر جائز نہیں۔ (سعیدی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مشہور واقعہ ہے کہ کوفی کی تنگ مسجد گرا کر حکومت کی ضرورت میں لے آئے اور اس کے بدلے وسیع میدان میں مسجد تیار کی گئی۔۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم و علمہ اتم (ابوالحسنات علی محمد سیعیدی جامعہ سعیدیہ خانیوال پاکستان)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14 ص 148

محدث فتویٰ